RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

”البدایۃ والنہایۃ“بطور ماخذِ سیرت

Al Bidaya wal Nihaya as source of biography writing

AUTHORS

1. Aisha Zulfiqar, Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore, Pakistan
   Email: aisha7111980@gmail.com
2. Prof. Dr. Muhammad Saad Siddiqi, Professor, Panjab University, Lahore, Pakistan

How to Cite: Aisha Zulfiqar, and Prof. Dr. Muhammad Saad Siddiqi. 2022. “URDU: ”البدایۃ والنہایۃ“بطور ماخذِ سیرت: Al Bidaya Wal Nihaya As Source of Biography Writing”. *Rahat-Ul-Quloob* 6 (1), 43-60. http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/409.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/409

Vol. 6, No.1 || Jan–Jun 2022 || URDU-Page. 43-60

Published online: 01-01-2022

QR. Code

"البدایۃ والنہایۃ" بطور ماخذِ سیرت

Al Bidaya wal Nihaya as source of biography writing

عائشہ ذوالفقار[1] محمد سعد صدیقی[2]

ABSTRACT

Imam Ibn e Kaseer's personality as biographer has been extraordinary. He is considered as celebrated scholars of 8th century. His book on history Al-Bidayah wan Nihayah (The Beginning and The End) is considered one of the most authoritative sources on Islamic history. A unique feature of the book is that it not only deals with past events, but also talks about future events mentioned by Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) until the Day of Judgment. A big part on biography is preserved and well placed in this book. His manner of biography writing has been unique and diverse. The basic reasons for this are those principles and rules that he kept in view while writing the biography of Holy Prophet ﷺ. There is no doubt that in this biography of Holy Prophet ﷺ there is huge collection of narrations which has been collected from diverse and innumerable sources. He has examined these narrations on biography on his own principle, rules and conditions. Owing to the same grounds and features, the biography writers continued to benefit from this book. Any book's usefulness and importance can be ascertained by the number of people who benefited from it and by drawing its analysis. "Al-Bidayah wan Nihayah" tops the list for such books. In this article, the books of such scholars will be mentioned who have chosen this book as a source of the Prophet's biography.

Keywords: Al Bidaya wal Nihaya, Imam Ibn e Kaseer, source of biography, Prophet's biography.

امام ابن کثیرؒ کی شخصیت بطور سیرت نگار ممتاز رہی ہے۔ آپؒ آٹھویں صدی ہجری کے جید شامی علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" کو اسلامی تاریخ میں ایک مستند ماخذ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نہ صرف ماضی کے واقعات کو ذکر کیا گیا ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی قیامت تک آنے والی پیشینگوئیوں کا بھی تذکرہ ہے۔ اس کتاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک ضخیم حصہ محفوظ ہے. آپؒ کی سیرت نگاری کا اسلوب چند وجوہات کی بناء پر منفرد اور جداگانہ رہا ہے اور اس کی بنیادی وجہ وہ اصول و قواعد ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے سیرت النبی ﷺ تحریر کی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کی کتاب میں سیرت سے متعلقہ روایات کا ایک ذخیرہ موجود ہے جو کہ متنوع اور کثیر التعداد مصادر و ماخذ سے اکٹھا کیا گیا ہے۔ آپؒ نے اپنے وضع کردہ کڑے اصول اور قواعد و ضوابط کے تحت ان روایات سیرت کو جانچا اور تحقیق کی ہے۔ انہی وجوہات و خصوصیات کی بناء پر بعد میں آنے والے اصحابِ سیر اس کتاب سے مسلسل استفادہ کرتے رہے ہیں۔ کسی بھی کتاب کی اہمیت و افادیت کا اندازہ اس کے مستفیدین اور اس کی تحقیقات اخذ کرنے سے ہوتا ہے ایسی کتب میں "البدایۃ والنہایۃ" سرفہرست ہے۔ مقالہ ہذا میں اس کتاب کو بطورِ ماخذِ سیرت اپنانے والے اہلِ علم کی کتب کا تذکرہ کیا جائے گا۔

امام ابنِ کثیرؒ کا تعارف:

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بصری دمشقی شافعی متبحر و متفنن اور نابغہ روز گار عالم، مفسر، محدث، مؤرخ، محقق، متقن، سیرت نگار "ابنِ کثیر" کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ جن کی ولادت 700ھ میں حالیہ دمشق کے جنوب میں مجدل نامی مقام پر ہوئی اور پھر والد ماجد کی رحلت کے بعد سات سال کی عمر میں اپنے بھائی کمال الدین کے ساتھ دمشق شہر میں سکونت اختیار کرلی۔ انہیں علوم و فنون کی دنیا میں خاص مقام حاصل تھا۔ اُن کی تمام عمر درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور افتاء میں بسر ہوئی۔ تصنیف و تالیف میں حد درجہ شغف اور تحقیق کی جستجو اُن میں نمایاں رہی اور یہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور اِسی میں وہ اپنا دن رات بتاتے تھے۔ اپنے اسی شوق و ذوق کی تکمیل میں اُنہوں نے تفسیر، حدیث، تاریخ، رجالِ حدیث اور تاریخ میں بہترین، اعلیٰ اور نایاب کتب تالیف کیں۔ جن کو ہر زمانہ کے علماء کرام کی قبولیت اور قدر و منزلت کا شرف حاصل ہے۔ ابنِ تغری ؒ اُن کے بارے میں علامہ بدر الدین عینیؒ سے نقل کرتے ہیں: "كان قدوة العلماء والحفّاظ، وعمدة أهل المعاني والألفاظ. وسمع وجمع وصنّف ودرّس وحدّث وألّف. وكان له اطّلاع عظيم في الحديث والتفسير والتاريخ واشتهر بالضبط والتحرير، وانتهى إليه علم التاريخ والحديث والتفسير، وله مصنّفات عديدة مفيدة. انتهى كلام العيني رحمه الله".[1]

ترجمہ: وہ (ابنِ کثیر) قدوۃ العلماء والحفاظ اور عمدہ اہل معانی و الفاظ تھے، اُنہوں نے جو کچھ سنا اسے بطریقِ احسن مدون کیا، اُنہوں نے متعدد تصانیف لکھیں اور مختلف علوم کے درس دیئے، حدیث، تفسیر اور تاریخ میں ان کی معلومات لاجواب تھیں، وہ تدوینِ علوم اور تحریر میں بے مثل شہرت رکھتے تھے، علمِ تاریخ، حدیث اور تفسیر میں ان کی علمی مہارت انتہا پر پہنچی ہوئی تھی، اُنہوں نے متعدد تصانیف و تالیفات چھوڑی ہیں۔

علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے بھی اس بیان کی توثیق کی ہے اور لکھا ہے کہ "سارت تصانيفه في البلاد في حياته وانتفع بها الناس بعد وفاته".[2] (آپؒ کی تصانیف آپؒ کی زندگی میں ہی ملک میں پھیل گئیں تھیں اور لوگوں نے آپؒ کی وفات کے بعد ان سے بھرپور استفادہ کیا)۔ اُن کی شہرۂ آفاق اور عوام و خواص میں یکساں مقبول ہونے والی ایک کتاب "البدایۃ والنھایۃ" بھی ہے۔

البدایۃ والنھایۃ: مختصر تعارف

یہ معروف، ضخیم اور بلند پایہ تصنیف ہے جو ایک مستند و قابلِ اعتماد تاریخ کا درجہ رکھتی ہے۔ تاریخ کی یہ کتاب جس طرح کائناتِ ارضی و سماوی کی تخلیق سے شروع ہوتی ہے اور قیامت کے بعد تک کے مفصل اَحوال پر مکمل تفصیلات فراہم کرتی ہے، اسی طرح تخلیقِ کائنات، ملائکہ، ابلیس و شیاطین اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی تخلیق کے مباحث و موضوعات بھی اس موسوعہ کا حصہ ہیں۔ اس کتاب میں مختلف اَقوام میں معبوث ہونے والے انبیاء اور ان کی قوموں کے تفصیلی حالات قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، نیز حضور ﷺ کی آمد سے قبل عرب کے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور آپ ﷺ کی مکمل سیرت و سوانح بیان کی گئی ہے جو کئی حصوں پر مشتمل ہے۔ قبل از ہجرت واقعات عنوانات کے تحت ترتیبِ زمانی اور بعد از ہجرت سن وار بیان کئے گئے ہیں۔ خلفاء راشدین کے "خیر القرون" کا تذکرہ بھی اس تصنیف کا حصہ ہے۔ ضبطِ تاریخ کا یہ سلسلہ 768ھ تک قائم رہا اور اُمتِ مسلمہ کے عہد بہ عہد نشو و ارتقاء کے تاریخی وقائع بڑی عرق ریزی،

تحقیق اور دیانت سے سپردِ قلم کیے گئے ہیں۔

البدایۃ والنھایۃ: وجۂ شہرت

"علمِ سیرت" بھی "علمِ تاریخ" ہی کا ایک حصہ ہے۔ علمِ سیرت پر بھی وہی اصول منطبق ہوتے ہیں جو علم تاریخ کیلئے مدون کیے گئے ہیں۔ ان دونوں علوم میں ایک فرق یہ ہے کہ "علمِ تاریخ" عام ہے جب کہ "علمِ سیرت" رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس کتاب میں اگرچہ تخلیق کائنات سے امام ابنِ کثیرؒ کے زمانہ تک کے حالات کا تذکرہ ہے، مگر ہمارا یہاں موضوع صرف اس کتاب کا "حصۂ سیرت" ہے اور یہی قارئین کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز ہے۔ یہ حصہ کتاب کی دوسری جلد سے شروع ہو کر پانچویں جلد کے اختتام تک محیط ہے۔ اس حصۂ سیرت کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں متعلقاتِ سیرت کے طور پر شمائل اور دلائل کے ابواب کا اضافہ کیا گیا ہے جو ابنِ کثیرؒ سے پہلے عموماً مسلم مؤرخین کا انداز نہ تھا۔ اُنہوں نے اس کتاب میں سیرت النبی ﷺ لکھنے کے ارادے کی طرف کچھ یوں اشارہ کیا ہے:

فنذكر سيرته كما ينبغي فتشفي الصدور والغليل، وتزيح الداء عن العليل. ثم نذكر ما بعد ذلك إلى زماننا.[3]

ترجمہ: پھر ہم آپ ﷺ کی سیرت کا اس طرح اہتمام سے ذکر کریں گے کہ جس سے سینہ ٹھنڈا، باطنی و روحانی امراض کا مداوا اور صحیح علاج ممکن ہو جائے گا، اس کے بعد ہم اپنے زمانے کے واقعات کو ذکر کریں گے"۔

اسی مقصد کے لئے اُنہوں نے سیرت کی تدوین و تحریر میں عرق ریزی اور محنتِ شاقہ سے کام کرتے ہوئے تمام دستیاب معروف و نایاب ماخذ اور ذخیرۂ کتب سے استفادہ کیا۔ قرآن مجید، تفاسیر، کتبِ سماویہ، حدیث، سیرت، مغازی، شمائل و دلائل، تراجم و نقد و رجال، تاریخ و اَنساب اور ایام الناس کی معروف کتابوں کے مواد کی تنقیح و تہذیب کر کے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے تفصیلی و جزوی پہلوؤں سے متعلق تمام مواد کو اس کتاب میں جمع و محفوظ کر دیا ہے۔ محدثانہ اُسلوب اپناتے ہوئے روایات و احادیث کی استنادی حیثیت کا تعین ابنِ کثیرؒ کا طرۂ امتیاز ہے۔

الغرض! وہ اس کتاب میں سیرت النبی ﷺ پر ایسی بنیادی، مفصل اور مستند مواد و معلومات فراہم کرنا چاہتے تھے جس سے سیرت پڑھنے کا طلبگار دوسری کتب سے بے نیاز ہو سکے اور وہ بہت حد تک یہ ہدف حاصل کرنے میں کامیاب بھی رہے۔ اس لئے تاریخ کے ابتدائی حصہ سے سیرت نبوی ﷺ کے اختتام تک ان پر نقلِ احادیث و روایات کا رنگ اتنا غالب رہا کہ قارئین کو یہ کتاب تاریخ و سیرت کی بجائے مجموعۂ احادیث محسوس ہوتی ہے۔ کتاب کی شہرت کی ایک بڑی وجہ نامی گرامی متاخرین اہلِ علم کا اس کی طرف میلان، جھکاؤ، رجحان، اہمیت، استفادہ اور اس کا احتیاج بھی ہے۔ جیسا کہ ایچ لاؤسٹ نے لکھا ہے:

"The popularity of the Bidaya is proved by the great number of historical works for which it, in its turn, was the basis, including those of Ibn Hidjdji (d.816/1413), Ibn Kadi Shuhba (d.851/1348) and especially Ibn Hadjar al-Askalani (d.852/1449)".[4]

ترجمہ: البدایۃ والنھایۃ کی مقبولیت بے شمار تاریخ تصانیف سے ثابت ہے "بشمول ابنِ حجی (816/1413) اور ابنِ قاضی شہبہ (851/1348) کی تصانیف اور خصوصاً ابنِ حجر عسقلانی (852/1449) کی تصانیف کے 'جن کے لیے یہ بنیاد بنی۔

"البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کی قدر و منزلت: اہلِ علم کی نظر میں

"العوام کالانعام" کے ضابطہ کے تحت عوام الناس کے پاس علمی کام کو پرکھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ نیز جس طرح جوہری ہیرے کی قدر و منزلت کو سمجھتا ہے اسی طرح علمی کام کی قدر و منزلت اہلِ علم ہی جانتے ہیں۔ علمی کتب کی اہمیت اور ان کی قدر و منزلت کو بعد میں آنے والے اہلِ علم ہی نے سمجھا ہے۔ ابنِ کثیرؒ کی "البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کا مقام و مرتبہ کیا ہے اور اہلِ علم اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ وہ ذیل کی سطور سے واضح ہو گا۔ حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب "کشف الظنون" میں "البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کے حوالے سے ابنِ شہبہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "وهو ممن جمع بين الحوادث والوفيات. وأجود ما فيه: السير النبوية".[5] (اُنہوں نے واقعات کے ساتھ وفیات کو بیان کیا ہے اور سب سے بہتر ان کی سیرت نبوی ہے)۔ اسی طرح مسعود الرحمن ندوی بھی یوں رطب اللسان ہیں:

"وقد جمع ابن كثير في السيرة أكبر قدر ممكن من المواد، لا مجال للمزيد عليها- من كتب السير والمغازي والتواريخ القديمة و دواوين المحدثين الكثيرة، مما زاد من قيمة هذا القسم كثيراً في تاريخه".[6]

ترجمہ: امام ابنِ کثیرؒ نے سیرت کے بیان میں سیر و مغازی، قدیم تاریخ اور محدثین کے دواوین سے جو مواد جمع کیا ہے اس میں مزید اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یوں حصۂ سیرت کی بدولت امام ابنِ کثیرؒ کی اس کتاب کو چار چاند لگ گئے۔

زمانۂ جدید کے حجازی علماء میں سے شیخ ابنِ عثیمین "البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کے بارے میں اپنی خاص رائے رکھتے تھے۔ وہ سیرت کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے "ومن أراد المزيد فعليه بما ذكره الحافظ ابن كثير رحمه الله في البداية والنهاية في آخر سيرة النبي صلى الله عليه وسلم". (جو شخص سیرت کے بیان میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہے وہ امام ابنِ کثیرؒ کی "البدایۃ والنھایۃ" کے حصۂ سیرت سے رجوع کرے)۔ ایچ لاؤسٹ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں "حصۂ سیرت" کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"The Bidaya begins with a Sira which, although it is late, is far from lacking interest".[7]

('البدایۃ والنھایۃ' میں اگرچہ حصۂ سیرت تاریخ کے کچھ حصہ کے بعد آتا ہے مگر اس نے کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں)۔

علامہ سلیمان ندویؒ "البدایۃ والنھایۃ" میں حصۂ سیرت کے حوالے سے فرماتے ہیں: "میری کتاب کی تصنیف کے برسوں بعد ابنِ کثیرؒ کی کتاب "البدایۃ والنھایۃ" مصر سے چھپ کر آئی ہے جو سیرت پر بڑی مفصل کتاب ہے۔ اسکی چھٹی جلد میں حافظ موصوف نے معجزاتِ نبویہ کی ہر قسم کی روایتوں کو جمع کیا ہے اور ان پر کلام بھی کیا ہے اور ان کی اَسناد کی جرح و تعدیل بھی کی ہے۔ اہلِ تحقیق حضرات اس کی طرف توجہ فرمائیں"۔[8]

نیز ڈاکٹر زکریا بشیر "البدایۃ والنھایۃ" کے بارے میں یوں خوشہ چیں ہیں:

"Ibn Kathir's Sirat an Nabi, and his universal history Al-Bdaya wa an-Nihayah have received much acclaim and recognition. He was mythologically a most rigorous scholar. He gives various different chains of Island for the events he reports, sometimes comparing those Island and assessing which he regards as more reliable".[9]

ترجمہ: ابنِ کثیرؒ کی "السیرۃ النبویۃ" اور تاریخِ عالم "البدایۃ والنھایۃ" نے بہت مقبولیت اور قدر و منزلت حاصل کی ہے، وہ طریقِ تحقیق کے اعتبار سے مستند اسکالر تھے، وہ واقعات مع اَسناد بیان کرتے ہیں۔ بسا اوقات ان اَسناد کا موازنہ اور تجزیہ کرتے ہوئے اس سند کی نشاندہی بھی کرتے ہیں جسے وہ قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں۔

ان تمام اقوال سے واضح ہو تا ہے کہ متقدمین اور متاخرین مؤرخین اور سیرت نگاروں نے "البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کو عظمت و تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے اور تعریفی اقوال سے اس کی اہمیت و منزلت کو اُجاگر کیا ہے۔ نیز کسی بھی کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے استفادہ کرنے والوں اور تحریر و تقریر میں اس تصنیف کا حوالہ دینے سے لگایا جاتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ابنِ کثیرؒ کی اِس کتاب کو ماخذ بنا کر اس سے استفادہ کرنے والے متاخرین کی کتب میں ان مقامات کی نشاندہی کی جائے گی جہاں "البدایۃ والنھایۃ" سے عبارات مستعار لی گئی ہیں اور اُن کے ذکر کردہ اقوال و روایات کو نمایاں حیثیت دی گئی ہے۔ یہی اس مقالہ کا عنوان و موضوع ہے۔

"البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کرنے والے اہلِ سیر:

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ "البدایۃ والنھایۃ" کا "حصۂ سیرت" کسی ایک قوم یا طبقے کے لوگوں کے منظورِ نظر نہیں رہا بلکہ تمام اقوام اور زمانہ کے لوگوں نے علی التساوی اور برابر اس سے استفادہ کیا ہے۔ لہٰذا جہاں عرب مصنفین و مؤلفین ابن کثیرؒ کی تلچھٹ سے پانی پی رہے ہیں وہیں عجمی بھی ان کے در پر دست بستہ نظر آتے ہیں۔ نہ صرف اہلِ مشرق ان کی تحقیق کے معترف ہیں بلکہ اہلِ مغرب کے ہاں بھی ان کا علمی مقام و مرتبہ مسلم ہے۔ لہٰذا یہاں صرف عربی کتب کے تذکرہ پر اکتفاء نہیں کیا جائے گا بلکہ ا ُردو اور انگریزی کی وہ کتبِ سیرت بھی ذکر کی جائیں گی جن میں "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

- **إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع:**

مشہور مصری تاریخ دان اور سیرت نگار تقی الدین ابو العباس المقریزیؒ (766-845ھ) نے سیرت کے موضوع پر چھ جلدوں پر مشتمل اپنی مشہور کتاب "إمتاع الأسماء بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع" میں بہت سی روایات بالفاظہ ابنِ کثیرؒ سے اخذ کی ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے طواف اور استلامِ حجرِ اَسود کے بارے میں ان کی ذکر کردہ روایت "مرات فرأيته على بعير له يطوف بالكعبة ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولم أر قبله ولا بعده مثله صلّى الله عليه وسلّم".[10] "البدایۃ والنھایۃ" ہی سے ماخوذ ہے۔

- **المواهب اللدنية:**

نامور مصری مفسر، مؤرخ، فقیہ، محدث اور سیرت نگار امام شہاب الدین القسطلانیؒ (851-923ھ) بھی اپنی سیرت پر شہرۂ آفاق کتاب "المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" میں "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ وہ بعض اہلِ علم کے تعددِ اسراء کے خیال کو مسترد کرتے ہوئے امام ابنِ کثیرؒ کی رائے یوں نقل کرتے ہیں: "وقال الحافظ ابن كثير: من جعل كل رواية خالفت الآخرى مرة على حدة فأثبت إسراآت متعددة فقد أبعد وأغرب، وهرب إلى غير مهرب، ولم يحصل على مطلب ولم ينقل ذلك عن أحد من السلف".[11] (حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں کہ جو لوگ ایک روایت کو دوسری روایت کے مخالف سمجھتے ہیں کہ اس سے متعدد اسراء ثابت ہوتی ہیں تو یہ بہت بعید، غریب، ناقابلِ قبول اور غیر مقصود ہے۔ اسراء کا متعدد ہونا اسلاف میں سے کسی سے بھی منقول نہیں)۔ یوں امام قسطلانیؒ کا اپنی تصنیف میں مرویاتِ سیرت کے ضمن میں ابنِ کثیرؒ کے اقوال نقل کرنا اہلِ علم میں ان کی قدر و منزلت کو اُجاگر کرتا ہے۔

- **حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار:**

اس کتاب کے مصنف یوسف بن احمد بن عمر الشیبانی الزبیدی العبدری الشافعی المعروف ابنِ الدیبع (866-930ھ) کا شمار مشہور یمنی مؤرخین و محدثین میں ہوتا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ پر "حدائق الأنوار ومطالع الأسرار" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب کے مختلف مضامین کے تحت حاشیہ میں "البدایۃ والنہایۃ" کے حوالے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ چنانچہ "تبّع یبشّر به صلی الله علیه وسلم۔" کے باب میں اُنہوں نے بشاراتِ نبوت سے متعلق یہودی عالم تبع اسعد کامل کے مدینے آنے اور دار الہجرۃ کا محاصرہ کرنے اور اس کے نبی کریم ﷺ کی آمد سے متعلق خبر دینے والا قصہ ابنِ کثیرؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔[12]

- **سبل الھدیٰ والرشاد:**

نامور محدث، سیرت نگار اور مؤرخ محمد بن یوسف الصالح الدمشقی (متوفی942ھ) نے سیرت پر "سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" کے نام سے کتاب لکھی، جسے "سیرۃ شامیہ" بھی کہا جاتا ہے۔[13] امام شامیؒ نے اپنی کتاب میں تین سو سے زائد کتب کو اپنا ماخذ بنایا ہے۔[14] جن میں سے ایک "البدایۃ والنہایۃ" بھی شامل ہے۔ وہ بعثت سے قبل آپ ﷺ کی عبادات کے حوالہ سے ابنِ کثیرؒ کی تحقیق نقل کرتے ہیں اور اُنہیں اہلِ سیر میں شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں: يذكر أهل السير أن النبي ﷺ كان يتعبد قبل البعثة على دين الحنيفية وذلك في غار حراء. قال ابن كثير: وإنما كان رسول الله ﷺ يحب الخلاء والانفراد عن قومه، لما يراهم عليه من الضلال المبين من عبادة الأوثان والسجود للأصنام، وقويت محبته للخلوة عند مقاربة إيحاء الله إليه صلوات الله وسلامه عليه۔[15]

ترجمہ: اہلِ سیر کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ بعثت سے قبل غارِ حرا میں دینِ حنیف کے مطابق عبادت کرتے تھے۔ ابنِ کثیر نے فرمایا: نبی علیہ السلام خلوت اور تنہائی کو اس لئے پسند کیا کرتے تھے کہ پوری قوم بتوں کی پرستش اور ان بتوں کے سامنے سجدہ ریزی کی گمراہی وضلالت میں مبتلا تھی اور وحی کے نزول کے قریب تو آپ ﷺ کو تنہائی اور بھی زیادہ پیاری ہو گئی تھی۔

نیز سفر شام میں آپ ﷺ کی جس راہب (بحیرا) سے ملاقات ہوئی، اس کا مذہب کیا تھا؟ اس بارے میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد امام شامیؒ کہتے ہیں "قال الحافظ عماد الدين ابن كثير: والظاهر من سياق القصة أنه كان نصرانياً"[16]. (حافظ عماد الدین ابنِ کثیرؒ کہتے ہیں کہ قصہ کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ بحیرا نصرانی تھا)۔

- **السيرة الحلبية / إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون:**

معروف ادیب، مؤرخ اور سیرت نگار علی بن ابراہیم بن احمد الحلبی، ابو الفرج، نور الدین ابن برہان الدین (975-1044ھ) کی مشہور ومعروف کتاب "انسان العيون في سيرة الأمين" المعروف "السيرة الحلبية" میں "البدایۃ والنہایۃ" سے ماخوذ ابنِ کثیرؒ کے کئی اقوال و روایات منقول ہیں۔ جیسا کہ وہ اِسراء کی شب سماعتِ اذان سے متعلقہ روایات کے بارے میں ابن حجرؒ کی رائے نقل کرنے کے بعد اسے توثیق دیتے ہوئے ابنِ کثیرؒ کی رائے "ومن ثم قال ابن كثير في بعض الأحاديث الواردة بأنه سمع هذا الأذان في السماء ليلة المعراج: هذا الحديث ليس كما زعم البيهقي أنه صحيح، بل هو منكر، تفرد به زياد بن المنذر أبو الجارود الذي تنسب إليه الفرقة الجارودية، وهو من المتهمين"[17] (اسی لیے حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں یہ جو بعض احادیث میں منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی شب یہ اذان سنی

تھی، تو یہ حدیث صحیح نہیں ہے جیسا کہ بیہقی کا خیال ہے، بلکہ یہ روایت منکر ہے۔ یہ روایت صرف قبیلہ جارودیہ کے زیاد بن منذر ابو جارود نامی ایک شخص سے ہی منقول ہے جو کہ متہم ہے) بالفاظہ نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح حضرت الیاس علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ کی ملاقات کے بارے میں حضرت انس کی روایت ذکر کرتے ہوئے ابنِ کثیرؒ کی رائے نقل کرتے ہیں "قال الحافظ ابن كثير: هذا حديث موضوع مخالف للأحاديث الصحاح من وجوه، وأطال في بيان ذلك".[18] یعنی یہ حدیث موضوع اور کئی لحاظ سے احادیثِ صحیحہ کے مخالف ہے۔ ابنِ کثیرؒ نے اس مقام پر بہت طویل گفتگو کی ہے۔

- **حیاۃ محمد ﷺ:**

عربی زبان کے ادیب، مفکر، مؤرخ، سیرت نگار اور صحافی و ڈاکٹر محمد حسین ہیکل (1305-1376ھ) نے اپنی اس کتاب میں "البدایۃ والنھایۃ" کو بطور مصدر و مرجع لیا ہے۔[19] چنانچہ بعثت سے قبل نبی کریم ﷺ کس شریعت کی عبادت کرتے تھے؟ وہ اس سلسلہ میں امام ابنِ کثیرؒ کے اس قول سے متفق نظر آتے ہیں:

وقيل كل ما سبقه، فهو الذي يتّفق وما شغف محمد به من التأمل ومن التفكير على أساس هذا التأمل۔[20]

ترجمہ: ایک قول یہ کہ آپ ان تمام شرائع پر کاربند تھے۔ یہ متفقہ قول ہے اور اسی کی بناء پر محمد ﷺ تامل و تفکیر میں شغف رکھتے تھے۔

نیز "أول الوحي (سنة610م)" کے عنوان کے تحت نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حاشیہ میں اس کی تفصیل ذکر کرتے ہیں کہ قدیم اہلِ سیر، ابنِ اسحاق اور بہت سے محدثین کا بھی یہی مذہب ہے کہ پہلی وحی نیند کی حالت میں نازل ہوئی، جب کہ بعض اہلِ علم کا خیال ہے کہ پہلی وحی دن کے وقت بیداری کی حالت میں نازل ہوئی۔ اس مؤقف کی توثیق میں ابنِ کثیرؒ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں "وذكر ابن كثير في تاريخه ما أورده الحافظ أبو نعيم الأصبهاني في كتابه "دلائل النبوة" عن علقمة بن قيس أنه قال: "إن أول ما يؤتى به الأنبياء في المنام حتى تهدأ قلوبهم ثم ينزل الوحي بعد". وأضاف: "وهذا من قبل علقمة بن قيس نفسه، وهو كلام حسن يؤيده ما قبله ويؤيد ما بعده".[21] (امام ابن کثیر نے اپنی کتاب میں ابو نعیم اصبہانی کی کتاب "دلائل النبوۃ" کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ علقمہ بن قیس نے فرمایا پہلے انبیاء کو خواب میں وحی نازل ہوتی تھی تاکہ ان کا دل مانوس ہو جائے پھر بعد میں بیداری کی حالت میں وحی نازل ہوتی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ علقمہ بن قیس کا اپنا اضافہ ہے۔ تاہم اس بات کی تائید سیاق و سباق سے بھی ہوتی ہے)۔

- **خاتم النبیین ﷺ:**

دورِ جدید کے عالم، محقق اور سیرت نگار محمد ابو زہرہ (1316-1394ھ) نے اپنی اس کتاب کی مجموعی تشکیل میں ابنِ کثیرؒ کی کتاب "البدایۃ والنھایۃ" کے حوالے کئی موضوعات کے تحت نقل کئے ہیں۔ وہ باقاعدہ اپنی تصنیف میں "البدایۃ والنھایۃ" میں درج روایات کا حوالہ دے کر اُن کی آراء کو مقدم رکھتے ہوئے اُسے بیان کرتے ہیں۔ بعض دفعہ "البدایۃ والنھایۃ" میں منقول روایات کو اپنی تائید و توثیق میں بطور شواہد بھی پیش کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے والد ماجد کی وفات کے بارے میں "البدایۃ والنھایۃ" میں مذکور ابنِ کثیرؒ کے مؤقف "وقد قال ابن كثير في تاريخه: والمقصود أن أمه حين حملت به توفي أبوه عبد الله وهو حمل في بطن أمه على المشهور".[22](ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے "مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ رحمِ مادر میں تھے تو ان کے والد عبد اللہ رحلت فرما گئے اور یہی قول مشہور ہے) کی تائید کی ہے۔اسی طرح شق قمر کے وقوع کے بارے میں مسلمانوں کے اجماع پر اُنہوں نے امام ابنِ کثیرؒ کی رائے سے یوں اتفاق کیا:

ويقول في ذلك ابن كثير: وقد أجمع المسلمون على وقوع ذلك في زمنه عليه الصلاة والسلام ------------

ويذكر من بعد ذلك الحافظ الحجة ابن كثير الأخبار الصحاح الواردة في ذلك۔[23]

ترجمہ: ابنِ کثیرؒ اس بارے میں کہتے ہیں: نبی ﷺ کے عہد میں معجزۂ شق قمر کے ظہور پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد حافظ الحجۃ ابنِ کثیر نے اس سلسلہ میں بہت سی صحیح اَخبار نقل کی ہیں"۔

نیز انہوں نے جاگیر فدک کے سلسلے میں "ولنترك الكلمة بعد ذلك للحافظ ابن كثير في تاريخه.[24](ہم فیصلہ امام ابن کثیر پر چھوڑ دیتے ہیں) کہہ کر ابنِ کثیرؒ کی تحقیق پر انحصار کیا ہے۔

کتابِ مذکور کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوزہرہ نے ضبطِ سیرت میں "البدایۃ والنھایۃ" کو اپنا بنیادی مصدر و مرجع قرار دیتے ہوئے اس میں ذکر کردہ روایات، اخبار و آثار اور آراء کو فوقیت دی ہے۔

- **مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوی و الخلافة الراشده:**

معروف محدث، فقیہ، محقق، قانون دان اور اسلامی سکالر ڈاکٹر حمید اللہ (1908-2002ء) کی کتاب "مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوی والخلافة الراشدة" عہدِ نبوی ﷺ سے عہدِ خلافت راشدہ تک کے تاریخی وسیاسی وثائق کا مجموعہ ہے اور اس کی حیثیت تحقیق کے باب میں مسلم ہے۔اُنہوں نے "الوثائق" کے مصادر و مراجع میں "البدایۃ والنھایۃ" کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اہلِ جرباء واذرح کے ساتھ آپ ﷺ کے معاہدہ میں "بداية ابن كثير: ج 5 ص 16 "[25] کہہ کر حوالہ دیا ہے۔ علاوہ ازیں رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے مسلمانوں کو جو خط لکھا اس کی تحقیق میں بھی اُنہوں نے "البدایۃ لابن کثیر: 5 /344"[26] کہہ کر ابنِ کثیرؒ استفادہ سے استفادہ کیا ہے۔

- **السيرة النبوية لأبي الحسن الندوي:**

علامہ ندویؒ بھی ابنِ کثیرؒ کے معتقدین و معترفین میں سے ہیں۔اس کتاب کے حاشیہ میں اُنہوں نے کئی مقامات پر ابنِ کثیرؒ کی عبارات نقل کی ہیں۔ جیسا کہ "من روائع الحب" کے عنوان میں حضرت ابو بکر کی رفاقت میں سفرِ ہجرتِ مدینہ سے متعلق "البدایۃ والنھایۃ" کے حوالے سے ایک روایت نقل کی اور حاشیہ میں خود "البداية والنهاية: لابن کثیر: ج:3، ص:180، نقلا عن البيهقي برواية عمر بن الخطاب رضي الله عنه-".[27] کہہ کر اس کی تخریج بھی کی۔اسی طرح اہلِ طائف کے اِثبات علی الاسلام پر بات کرتے ہوئے اُنہوں نے ابنِ کثیرؒ کا ایک قول یوں نقل کیا: يقول الحافظ ابن كثير: وقد كانت ثقيف بالطائف ثبتوا على الإسلام لم يفرّوا، ولا ارتدّوا.[28]

ترجمہ: حافظ ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں کہ طائف میں بسنے والے بنو ثقیف اسلام پر قائم رہے، وہ نہ تو بھاگے اور نہ ہی مرتد ہوئے۔

- **من أخلاق الرسول الكريم صلى الله عليه وسلم:**

یہ کتاب مشہور پاکستانی عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر کے استاذ اور شیخ عبد العزیز بن باز کے تلمیذ رشید عبد المحسن بن حمد العباد کی تصنیف ہے۔اُنہوں نے بھی اپنی اس کتاب میں ابنِ کثیرؒ سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی عاجزی سے متعلق ابنِ اسحاقؒ کی روایت ذکر کرنے کے بعد اس کی توثیق میں ابنِ کثیرؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: قال ابن كثير: وهذا التواضع في هذا الموطن عند دخوله صلى الله عليه وسلم مكة في مثل هذا الجيش العرمرم بخلاف ما اعتمده سفهاء بني إسرائيل حين أمروا أن يدخلوا باب بيت المقدس وهم سجود-أي ركع يقولون حطة فدخلوا يزحفون على أستاههم وهم يقولون حنطة في شعرة.[29]

ترجمہ: ابنِ کثیر فرماتے ہیں: فتح و کامرانی کے موقع پر لشکرِ جرار کے ساتھ مکہ میں داخلہ کے وقت ایسی تواضع ،عاجزی اور انکساری کا اظہار عجوبہ روزگار ہے ،اس کے برعکس جب بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے دروازے سے سر جھکا کر عاجزی سے دعائے مغفرت اور "حطہ" کہتے ہوئے داخل ہونے کا حکم ہوا تو وہ چوتڑوں کے بل رینگتے ہوئے "بالی میں دانہ" جیسا مہمل جملہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

- **الرحیق المختوم:**

صفی الرحمٰن مبارکپوری (1943-2006ء) کی سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی عالمی انعام یافتہ کتاب "الرحیق المختوم" میں بھی "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ "السيرة الإجمالية قبل النبوة" کے ذیل میں ابنِ اثیرؒ سے یہ ایک طویل روایت نقل کرنے کے بعد حاشیے میں اس روایت کے ضعف پر ابنِ کثیرؒ کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہوئے "وضعفه ابن كثير في البداية والنهاية 2/287."[30] کہا گیا ہے۔ نیز "قيادة تهوي إليها الأفئدة" کے عنوان کے تحت اُنہوں نے اصحابِ نبی کی نبی کریم ﷺ سے والہانہ محبت بیان کرتے ہوئے صدیقِ اکبر پر عتبہ کے تشدد کا واقعہ بطور مثال "البدایۃ والنھایۃ" ہی سے نقل کیا ہے۔[31]

- **سیرت النبی ﷺ:**

"سیرت النبی ﷺ" کا شمار اُردو کی معتبر کتبِ سیرت میں ہوتا ہے۔ یہ علامہ شبلی نعمانیؒ (1274-1332ھ) اور مولانا سید سلیمان ندویؒ (1302-1373ھ) کی مشترکہ کاوش ہے۔اس کتاب میں سید سلمان ندویؒ نے جن مقامات پر "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیا ہے ان میں سے بعض مقامات ذیل میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں:

معجزات کے باب میں سید سلیمان ندویؒ نے حبسِ شمس کے سلسلہ میں حضرت علیؓ کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے اور اس کی استنادی حیثیت متعین کرتے ہوئے حاشیہ میں "البدایۃ والنھایۃ" سے ان کا قول "حافظ ابنِ کثیر فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ محترم حافظ مزی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے ،(البدایۃ والنھایۃ: ج:6، ص:282)"۔[32] کہہ کر نقل کیا ہے۔

علاوہ ازیں وہ معجزات کے باب کے اِختتام پر ابنِ کثیرؒ کے علمی مقام اور روایاتِ سیرت کی تحقیق کا اعتراف کرتے ہوئے "البدایۃ والنھایۃ" کے حصہ دلائل النبوۃ کی طرف مراجعت پر زور دیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: "اس کتاب کی تصنیف کے برسوں بعد ابنِ کثیر کی کتاب "البدایۃ والنھایۃ" مصر سے چھپ کر آئی ہے جو سیرت پر بڑی مفصل کتاب ہے۔اس کی چھٹی جلد میں حافظ موصوف نے معجزاتِ نبویہ کی ہر قسم

کی روایتوں کو جمع کیا ہے اور ان پر کلام بھی کیا ہے اور ان کی اَسناد کی جرح و تعدیل بھی کی ہے۔ اہلِ تحقیق حضرات اس کی طرف توجہ فرمائیں"[33]۔سید سلیمان ندوی کے اس قول سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ "البدایۃ والنھایۃ"کا حصۂ سیرت اہلِ علم اور اصحابِ سیر کا منظورِ نظر رہا ہے۔

- **رحمۃ للعالمین:**

قاضی محمد سیلمان منصورپوریؒ کی سیرت پر یہ خوبصورت تحریر و تصنیف ہے۔اُنہوں نے اس کی تیاری میں کئی مصادر و ماخذ سے استفادہ کیاہے،ان میں ایک "البدایۃ والنھایۃ" بھی ہے۔ اُنہوں نے جن مقامات پر "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیاہے اُن میں دلائل نبوت کے حوالے سے اشیاء خورد و نوش میں برکت کے سلسلہ میں حضرت خبابؓ کی بکری کے دودھ دوہنے اور اس میں اضافے والی روایت بھی ہے۔[34]علاوہ ازیں اُنہوں نے قومِ طے کے ایک شخص بجیر بن بجرہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی دعا اور غزوۂ دومۃ الجندل کے حوالے سے اشعار بھی "البدایۃ والنھایۃ" کے حوالے سے ہی نقل کیے ہیں۔[35]

- **اصح السیر:**

برصغیر پاک و ہند کی عظیم علمی شخصیت ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوریؒ(1291-1367ھ) نے اس کتاب میں واقعاتِ سیرت، اقداماتِ نبوی ﷺ، غزواتِ اسلام اور اقوال و افعالِ رسول ﷺ سے مسائل شرعیہ کا استنباط بھی کیاہے۔مولانا صاحبؒ نے جن مقامات پر "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیاہے ان میں سے بعض مقامات یہ ہیں: نبی کریم ﷺ کی وفات کی تاریخ کے تعین کے بارے میں اُنہوں نے ابن کثیرؒ سے موافقت اختیار کرتے ہوئے اُن کا یہ قول نقل کیاہے کہ "مکہ میں پہلی ذوالحجہ جمعرات کے روز ہوئی ہو اور مدینہ میں جمعہ کے دن وقوفِ عرفہ مکہ کے حساب ہوا اور وفات کی تاریخ اہلِ مدینہ نے اپنی رؤیت کے حساب سے بیان کی ہو"۔[36]

اسی طرح نبی ﷺ کی تدفین سے متعلق اُنہوں نے ایک قول نقل کیاہے کہ آپ ﷺ کی تدفین منگل کے روز ہوئی اور پھر اس قول کی صحت پر حکم لگانےkiluy"البدایۃ والنھایۃ"میں مذکور ابنِ کثیرؒ کے قول کا سہارا لیتے ہوئے کہا کہ اِن کے نزدیک یہ قول غریب ہے[37]۔

- **سیرت المصطفیٰ ﷺ**

معروف دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث اور ممتاز علمی شخصیت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے "سیرۃ المصطفیٰ"میں سفرِ ہجرت کے دوران غارِ ثور کے دروازے پر مکڑی کے جالہ بُننے والی روایت پر امام ابن کثیر کا تجزیہ و تحقیق "یہ اَسناد حسن ہیں، غار کے مُنہ پر مکڑی کے جالا تاننے کی جس قدر بھی روایتیں آئی ہیں ان میں سب سے جید اور بہتر یہی روایت ہے"[38] کے الفاظ سے نقل کی ہے۔

- **سیرتِ سرورِعالم:**

جید عالم دین مولانا ابو الاعلیٰ مودودیؒ (1321-1399ھ) کی یہ کتاب سیرت کے باب میں ایک اہم اضافہ ہے۔انہوں نے بھی "البدایۃ والنھایۃ" کے حوالہ سے کئی اقوال و روایات نقل کی ہیں۔چنانچہ وہ آغازِ رسالت کے باب میں ابتداءِ وحی میں حضرت محمد ﷺ کے سچے خواب کے سلسلے میں ایک روایت حاشیہ میں طبریؒ کے حوالے سے نقل کرنے کے بعد اس روایت پر ابنِ کثیرؒ کا تبصرہ بطور استدلال یوں بیان کرتے ہیں:"ابنِ کثیر اس روایت کو نقل کرنے کرکے کہتے ہیں کہ یہ گویا تمہید تھی اُس معاملہ کی جو جاگنے کے بعد بیداری میں پیش آیا، جس کا ذکر

حضرت عائشہؓ والی حدیث میں آیا ہے ''[39]۔ اس کے علاوہ وہ واقعۂ غرانیق سے متعلقہ روایات کی استنادی حیثیت پر ابنِ کثیرؒ کا تبصرہ نقل کرتے ہیں ''کہ جتنی سندوں سے یہ روایت ہوا ہے، سب مرسل اور منقطع ہیں، مجھے کسی صحیح متصل سند سے یہ نہیں ملا''۔[40]

- **رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی:**

ماضی قریب کے محقق اور ماہر اسلامیات ڈاکٹر حمید اللہ نے بھی اپنی اس کتاب میں ''تاریخ ابن کثیر'' سے روایات نقل کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مضمون ''صلح حدیبیہ'' کے ماخذہائے متن میں تاریخ ابنِ کثیر کے صفحہ نمبر 169 تا168 کا حوالہ دیا ہے۔[41] نیز اُنہوں نے ''مکتوباتِ نبوی'' میں نجاشی اصحم کو لکھے جانے والے خطوط میں سے پہلا خط طبری اور ابنِ اسحاق کے حوالے سے ابنِ کثیرؒ کی کتاب ''البدایۃ والنھایۃ'' سے ہی نقل کیا ہے[42] جب کہ دوسرے خط کے بارے میں وہ خود فرماتے ہیں کہ ''بیہقیؒ کا نقل کردہ یہ خط مجھے ''البدایۃ والنھایۃ'' میں ملا ہے''۔[43]

- **ضیاء النبی ﷺ:**

صوفی وروحانی شخصیت اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری (1918-1998ء) کی سیرت پر کتاب ''ضیاء النبی'' عوام وخاص میں ایک اہم ومقبول تصنیف ہے۔ انہوں نے باب مولدِ نبوی ﷺ میں امام ابنِ کثیر کے مقام ومرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ہے ''علامہ ابنِ کثیر جو علومِ تفسیر، حدیث اور تاریخ میں اپنی نظیر آپ تھے وہ۔۔''[44]۔ نیز اُنہوں نے کئی مقامات پر ان کے ذکر کردہ اقوال وروایات کو اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ ان میں سے چند مقامات درج ذیل ہیں: ولادتِ نبوی اور پیر کے دن رونما ہونے والے واقعات وحوادث والی روایات بھی اُنہوں نے ''البدایۃ والنھایۃ'' سے ہی نقل کی ہیں اور ابنِ کثیرؒ کے علمی مقام، تحقیق اور ثقاہت کا اعتراف کرتے ہوئے اِنہی کا قول اختیار کیا ہے۔[45]

آپ ﷺ کی رضاعت کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے امام ابنِ کثیرؒ کا ایک قول یوں نقل کرتے ہیں "وهذا الحديث قد روي من طرق آخر، وهو من الأحاديث المشهورة المتداولة بين أهل السير والمغازي".[46] (یہ روایت دوسرے طرق سے بھی منقول ہے اور یہ حدیث اہلِ سیر ومغازی کے درمیان متداول ومشہور ہے)۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے بچپن میں شقِ صدر والی مسلم شریف کی معروف روایت بھی ''البدایۃ والنھایۃ'' کے حوالے سے ہی اخذ کی ہے۔[47]

- **سیرتِ پاکؐ:**

یہ کتاب دورِ حاضر کے نامور محقق، عالم اور مشہور خطیب مولانا محمد اسلم قاسمیؒ کی تصنیف ہے۔ صاحبِ کتاب نے نبی کریم ﷺ وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کے تعین میں ''البدایۃ والنھایۃ'' سے استفادہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی عمر 63 سال بتائی ہے۔[48] نیز رضاعت کے دوران آپ ﷺ کے شقِ صدر اور اس واقعہ سے حلیمہ سعدیہ کا گھبرا کر نبی پاک ﷺ کو واپس والدہ ماجدہ کے حوالے کرنے والا قصہ بھی اُنہوں نے ''البدایۃ والنھایۃ'' سے مستخلص کیا ہے۔[49] علاوہ ازیں انہوں نے ''البدایۃ والنھایۃ'' کا حوالہ دے کر آپ ﷺ کے حج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر اُس خطبہ کا ذکر کیا ہے جس میں آپ ﷺ نے اُمت کو اہلِ بیت سے محبت کرنے کی نصیحت وتلقین فرمائی تھی۔[50]

- **MUHAMMAD (S.A.S) Life and Times:**

ڈاکٹر سید معین الحق نے اپنی اس کتاب میں ابنِ کثیرؒ سے بکثرت استفادہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے وفود کے بیان میں "البدایۃ والنہایۃ" کو "historical work" قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے وفود کی فہرست اگرچہ واقدی سے ماخوذ ہے تاہم احادیث اور تاریخی کی کتب سے بھی اس سلسلے میں مراجعت کی جاسکتی ہے۔ اُنہوں نے اِن مراجع میں 'البدایۃ والنہایۃ" کو اہم مرجع سمجھتے ہوئے اس کا نام بھی ذکر کیا ہے۔[51]

- **Muhammad (PBUH), His Life Based on the Earliest Sources:**

مانچسٹر سے تعلق رکھنے والے مارٹن لنگز (1909-2005ء) نے اپنی اس کتاب میں جہاں اولین سیرت نگاروں ابنِ سعد، واقدی، ابنِ ہشام کے حوالے نقل کئے ہیں وہیں غدیر خم کے مقام پر آپ ﷺ کا برأتِ علی پر خطبہ "البدایۃ والنہایۃ" کے حوالے سے ہی نقل کیا ہے۔

"O God, be the friend of him who is his friend, and the foe of him who is his foe"; and the murmurings against Ali were silenced".[52]

ترجمہ: اے اللہ! اسے دوست رکھ جو اس (علی) کا دوست ہو اور اسے دشمن سمجھ جو اس کا دشمن ہو"۔ اور حضرت علیؓ سے بغض رکھنے والے خاموش ہو گئے۔

iii- The Life of Muhammad (PBUH):

اس کتاب کے مصنف پروفیسر عبد الحمید صدیقی نے بھی "البدایۃ والنہایۃ" کو اپنا ماخذ بنایا ہے اور سیرت کے مختلف ابواب میں اس تصنیف کا حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ وہ منامی یا جسمانی معراج کی بابت امام ابنِ کثیرؒ کا تجزیہ یوں نقل کرتے ہیں:

"He empathically refutes those who claim that it was a vision in the state of sleep".[53]

ترجمہ: انہوں نے واشگاف الفاظ میں ان لوگوں کی تردید کی ہے جو معراج کے منامی ہونے کے قائل ہیں۔

علاوہ ازیں وہ "البدایۃ والنہایۃ" کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ابوسفیان ابتداءِ اسلام میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شدید دینی مخالفت کے باوجود آپ ﷺ کی صداقت وامانت کو جھٹلانہ سکے۔[54] نیز اُنہوں نے قبل از مولد آپ ﷺ کے والد ماجد کا پچیس سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کرنا بھی امام ابنِ کثیرؒ سے اخذ کیا ہے۔[55] وہ حجۃ الوداع کا خطبہ بھی "البدایۃ والنہایۃ" کا حوالہ دے کر نقل کرتے ہیں۔[56]

- **Letters of The Holy Prophet Muhammad:**

صاحبِ کتاب سلطان احمد قریشی نے اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں جن کتب سے معاونت حاصل کی ہے اُن میں "البدایۃ والنہایۃ" بھی شامل ہے۔ مثال کے طور پر میثاقِ مدینہ کی دفعات کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف نے "البدایۃ والنہایۃ" سے استفادہ کیا ہے[57]۔ علاوہ ازیں وہ سرداران مکہ کی جانب سے عتبہ بن ربیعہ کے ذریعے آپ ﷺ کو اللہ کی دعوت و تبلیغ سے روکنے کے لئے منصبِ حکمرانی، شہرت اور مال و دولت کی پیشکش کے رد میں آپ ﷺ کا سورۃ حم السجدۃ تلاوت فرمانے کا واقعہ "البدایۃ والنہایۃ" کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔[58]

v- GOLDEN RAYS OF PROPHETHOOD:

بانئ دارالسلام پبلشرز عبد الملک مجاہد کی اس تصنیف میں "البدایۃ والنہایۃ" بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اُنہوں نے درج ذیل مقامات پر "البدایۃ والنہایۃ" کے حوالے سے روایات اور اقوال نقل کئے ہیں:

1. فتح مکہ کے موقع پر آیتِ مبارکہ ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ کے تناظر میں آپ ﷺ کا کعبۃ اللہ میں بطور فاتح داخل ہونے کے بعد عثمان بن

طلحہؓ کو بیت اللہ کی کنجیاں سونپنے کا واقعہ "البدایۃ والنھایۃ" سے ماخوذ ہے۔[59]

2. نبی کریم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ اور ان کے معانی "The meaning of Muhammad is the one who is praised the most in the word".[60] "البدایۃ والنھایۃ" سے ہی ماخوذ ہیں۔

- **THE BATTLES OF THE PROPHET OF ALLAH:**

بر گیڈیئر گلزار احمد کی تصنیف ہے۔ اپنی کتاب میں "البدایۃ والنھایۃ" سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ اور قریش کے مابین معاہدہ کی مدت کے دوران بنو نفاثہ اور بنو کعب کی لڑائی میں بنو مدلج کا کیا کردار تھا؟ اس بارے میں وہ ابنِ کثیرؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

"There must have been friendly talks with a number of tribes but we are told of Banu Mudlij signing a treaty".[61]

ترجمہ: اس وقت بہت سے قبائل کے ساتھ گفت و شنید ضرور ہوئی مگر ہم تک صرف بنو مدلج کے ساتھ باضابطہ معاہدہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

نیز بر گیڈیئر گلزار احمد نے غزوۂ صفوان کے حوالے سے امام ابنِ کثیرؒ کا یہ قول "The prophet went as far as the valley of Safwan near Badr in search for them……".[62] (نبی کریم ﷺ دشمنانِ اسلام کے تعاقب میں بدر کے قریب واقع وادیٔ صفوان تک گئے) بھی نقل کیا ہے۔

- **Muhammad, The Final Messenger:**

ڈاکٹر ماجد علی خان کی اس تصنیف میں "البدایۃ والنھایۃ" بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے[63] جیسا کہ قصۂ ہجرتِ بیان کرتے ہوئے انہوں نے[64] "He stayed over there for a few days and proceeded to Madina on Friday" (نبی ﷺ چند دن وہاں (غارِ حراء میں) قیام کے بعد جمعہ کے دن مدینہ پہنچے) کہہ کر ابنِ کثیرؒ کا قول اپنایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے مدینہ میں آمد کے وقت بچیوں کے نبی کریم ﷺ کی ترحیب میں پڑھے جانے والے قصیدے کو "البدایۃ والنھایۃ" سے نقل کیا ہے۔[65] تعمیرِ مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ بطورِ عام آدمی کام کرتے ہوئے جو کچھ فرما رہے وہ بھی اُنہوں نے ابنِ کثیرؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

"O Allah the only success is the success of the Hereafter, therefore forgive the Muhajirin and Ansar"[66].

ترجمہ: اے اللہ! حقیقی کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے، لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اس کے علاوہ ان کا حضرت صفیہؓ کے نبی کریم ﷺ سے نکاح کی بابت خواب کا "البدایۃ والنھایۃ" سے نقل کرنا اسے ماخذ ماننے کی طرف اشارہ ہے۔[67]

- **SIRAT AL NABI AND THE ORIENTALISTS:**

یہ کتاب معروف اسلامی اسکالر، تاریخ دان اور بیرسٹر محمد مہر علی (1929-2007ء) کی کاوش ہے۔ کتاب ہذا کی تحریر میں اُنہوں نے دیگر اُمہات الکتب کی طرح "البدایۃ والنھایۃ" کا بھی سہارا لیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کا سامان لے کر میسرہ کی معیت میں شام جانے، راستے میں بحیرا راہب سے ملاقات، اُس کی گفت و شنید اور پیشینگوئیاں اُنہوں نے ابنِ کثیرؒ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔[68] نیز حلف

الفضول کے شرکاء نے جو معاہدہ طے کیا، اس کا متن اور شرائط و ضوابط بھی اُنہوں نے "البدایۃ والنھایۃ" سے اخذ کی ہیں۔[69] علاوہ ازیں "Adolescence and Youth" کے باب میں نبی کریم ﷺ کے لڑکپن اور جوانی کے حوالے سے ابنِ اسحاق کی روایت پر امام ابن کثیرؒ کا تبصرہ اُنہی کے الفاظ میں یوں نقل کرتے ہیں:

"Ibn Kahir rightly points out that this is a very strange and unusual report and says that the reporter has probably mixed up his own affair with that of the Prophet". [70]

ترجمہ: ابن کثیرؒ نے بجا طور پر نشاندہی کی کہ یہ ایک عجیب وغریب اور غیر معمولی روایت ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ راوی کو شاید خلط ہو گیا ہے جو انہوں نے اس واقعہ کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

- **The Last Messenger with a Lasting Message:**

یہ کتاب معروف ہندوستانی اسلامی سکالر ضیاء الدین کرمانی (1904ء) کی تصنیف ہے۔ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کو لحدی قبر میں اتارنے والے صحابۂ کرام کے نام اور اس کی مکمل تفصیلات "البدایۃ والنھایۃ" سے اخذ کی ہیں۔[71]

- **PROPHET MUHAMMAD ASPECTS OF HIS LIFE**

اس کتاب میں ترکی کے مشہور اسلامی سکالر، مبلغ اور گلین تحریک (Gulen Movement) کے مفکر فتح اللہ گلین (1941ء) نے دیگر کتب وحدیث وسیرت کی طرح "البدایۃ والنھایۃ" سے بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ مثلاً اُنہوں نے غزوۂ بدر میں جن سرداروں کے قتل کی نبی کریم ﷺ نے پیشینگوئی کی تھی، ان کے نام یعنی ابو جہل، ولید بن مغیرہ، عتبہ بن ربیع، اُمیہ بن خلف اور نوافل بن خویلد وغیرہ[72] اور خندق کھودتے وقت نبی کریم ﷺ کا ضربیں لگاتے ہوئے مختلف مقامات کی فتح سے متعلق پیشینگوئی والی روایت "God is the Greatest; I have been given the keys to Byzantium. My community will conquer it". [73] (اللہ بہت بڑا ہے، مجھے قسطنطنیہ کی چابیاں دی گئی ہیں اور میرے صحابہ اسے فتح کریں گے) وہ "البدایۃ والنھایۃ" کے حوالے سے ہی نقل کرتے ہیں۔

- **The Biography of Muhammad:**

جرمن اسلامی اسکالر ہرلڈ موز کی (1948-2019ء) نے اس کتاب میں ضبطِ سیرت کرتے ہوئے "البدایۃ والنھایۃ" سے مواد حاصل کیا ہے۔ چنانچہ بعثتِ نبوی ﷺ کے بعد شیاطین کے آسمان سے استراقِ سمع کا سلسلہ بند ہونے والی روایت نقل کرنے کے بعد "This report is adduced by Ibn Kathir (d.774/1372), quoting al-Waqdi".[74] (یہ روایت ابنِ کثیر (744/1372) نے واقدی کے حوالہ سے نقل کی ہے) کہہ کر اس روایت کے بارے میں ابنِ کثیرؒ کا حوالہ دیا ہے۔ نیز واقعۂ حدیبیہ کی تواریخ کے تعین میں اُنہوں نے ابنِ کثیرؒ کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہوئے اسے "The events are dated to Dhu I-Qa'da of the year 6/628".[75] (یہ واقعہ 6ھ/628ء میں پیش آیا) کہا ہے۔

الغرض! یہ بات مسلم ہے کہ "البدایۃ والنھایۃ" کے "حصۂ سیرت" کو سیرت کے باب میں ماخذ ومصدر کی حیثیت اور مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ کیوں کہ اُنہوں نے سیرت کی تدوین وتحریر میں بے شمار کتب کے مواد کی تنقیح و تہذیب کرکے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے تفصیلی اور جزوی پہلوؤں سے متعلق جن معلومات، روایات، اقوال اور آراء کو اس کتاب میں جمع و محفوظ کیا ہے وہ نہایت معتبر و قیمتی ہیں۔ نیز

انہوں نے روایات و معلومات کے اخذ و قبول اور رد و استرداد کے ضمن میں بالعموم صحیح اور معتبر روایات و معلومات کو ہی قبول کیا ہے اور انہی کو ترجیح دی ہے۔ مذکورہ سطور میں جن کتب اور مستفیدین کا ذکر کیا گیا ہے وہ بطورِ مثال ہے نہ کہ بطورِ حصر و قید۔ یعنی دورانِ تحقیق و مطالعہ جو کتب دستیاب رہیں ان میں سے جن کتب میں "البدایۃ والنہایۃ" کو مرجع و ماخذ بنایا گیا یا اس سے استفادہ کیا گیا' اُنہیں یہاں ذکر کر کے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ اس کتاب کو سیرت کے باب میں نہ صرف مرجع کی حیثیت حاصل ہے بلکہ اسے اُمہات الکتب میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] ابن تغري بردي، أبو المحاسن، جمال الدين يوسف، النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة، وزارة الثقافة والإرشاد القومي، دار الكتب، مصر، ج11، ص122

[2] ابن حجر، أبو الفضل العسقلاني، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، تحقيق: عبدالمعيد خان، مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، الهند، 1292ھ، ج: 1

[3] ابن كثير، إسماعيل بن عمر، مقدمة البداية والنهاية، تحقيق: علي شيري، الطبعة الأولى، دار إحياء التراث العربي، ج1، ص6

[4]- H. Loust, Ibn-Kathir, Encyclopaedia of Islam, Volume III, New Edition, pg: 818

[5] حاجي خليفة، مصطفى بن عبد الله، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، مكتبة المثنى، بغداد، م، ج1، ص228

[6] ندوي، مسعود الرحمن خان، ابن كثير كمؤرخ، ط1، مركز الدراسات الآسيوية الغربية، جامعة عليگڑھ الإسلامية، الهند، 1980

[7]- H. Loust, Ibn Kathir, pg: 818

[8] شبلی نعمانی، مولانا، سلیمان ندوی، سید، دیباچہ طبع چہارم، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1264ھ، ج1، ص18

[9]- Zakaria Bashier, Sunshine at Madina, Introduction, The Islamic Foundation, United Kingdom, 1990 A.D, pg: 20

[10] المقريزي، تقي الدين، أحمد بن علي، إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، الطبعة الأولى، دار الكتب العلمية، بيروت، 1420ھ، ج2، ص153

[11] أيضاً، ج2، ص429

[12] بحرق، محمد بن عمر، حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار، الطبعة الأولى، تحقيق: محمد غسان نصوح عزقول، دار المنهاج، جدة، هـ، ج1، ص98

[13] الزركلي، خير الدين بن محمود، الأعلام، الطبعة الخامسة عشر، دار العلم للملايين، مايو ٢٠٠٢م، ج7، ص115

[14] حاجي خليفه، كشف الظنون، ج2، ص978

[15] الشامي، محمد بن يوسف الصالحي، مقدمة سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد، تحقيق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود، الشيخ علي محمد معوض، الطبعة الأولى، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ج2، ص12

[16] أيضاً، ج2، ص145

[17] الحلبي، علي بن إبراهيم بن أحمد، إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون (السيرة الحلبية)، الطبعة الثانية، دار الكتب العلمية، بيروت، 1427هـ، ج2، ص134

[18] الحلبي، إنسان العيون (السيرة الحلبية)، ج3، ص210

[19] هيكل، محمد حسين، حياة محمد ﷺ، الطبعة الرابعة عشرة، دار المعارف، القاهرة، بدون تاريخ، ص395

[20] أيضاً، ج1، ص94

[21] أيضاً، ج1، ص95

[22] أبو زهرة، محمد بن أحمد، خاتم النبيين صلى الله عليه وآله وسلم، دار الفكر العربي، القاهرة، 1425هـ، ج1، ص99

[23] أبو زهرة، خاتم النبيين، ج1، ص410

[24] أيضاً، ج3، ص787

[25] حميد الله، محمد الحيدر آبادي، دكتور، مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوي والخلافة الراشدة، ط6، دار النفائس، بيروت، 1407هـ، ج1، ص118

[26] أيضاً، ج1، ص487

[27] أيضاً، ج1، حاشية ص241

[28] أيضا، ص213-214

[29] العباد، عبد المحسن بن حمد البدر، من أخلاق الرسول الكريم صلى الله عليه وسلم، الطبعة الأولى، دار ابن خزيمة، ٥هـ، ج1، ص66

[30] أيضاً

[31] أيضاً، ج: ا، حاشية ص106-107

[32] شبلی نعمانی، مولانا، سلیمان ندوی، سید، دیباچہ طبع چہارم، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1364ھ، ج2، حاشیہ ص418

[33] ایضاً، ج3، حاشیہ ص419

[34] منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ للعالمین، تخریج و تعلیق: محمد طاہر، مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، 2007ء، ج3، ص719

[35] ایضاً، ج3، ص735

[36] دانا پوری، عبدالرؤف، مولانا، اصح السیر فی ہدی خیر البشر ﷺ، کارخانۂ تجارت کتب، کراچی، 1926ء، ص580

[37] ایضاً، ص855

[38] کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، سیرتِ مصطفیٰ، مکتبہ عثمانیہ، لاہور، 1412ھ، ج1، ص325

[39] مودودی، ابو الاعلیٰ، مولانا، سیرتِ سرورِ عالم، طبع ششم، ادارہ ترجمان القرآن پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، ج2، ص122

[40] ایضاً، ج2، ص572

[41] حمید اللہ، محمد، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، دار الاشاعت، کراچی، 2003ء، ص112

[42] حمید اللہ، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، ص122

[43] ایضاً

[44] الازہری، کرم شاہ، پیر، محمد، ضیاء النبی، طبع چہارم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور، 1420ھ، ج2،ص26

[45] الازہری، ضیاء النبی، ج2،ص27

[46] ایضاً، ج2،ص72

[47] ایضاً، ج2،ص74

[48] اسلم قاسمی، محمد، مولانا، سیرتِ پاک، ادارۂ اسلامیات، لاہور، 1402ھ، ص617

[49] ایضاً، ص27

[50] ایضاً،ص596

[51] Ibid, P- 497
[52] Lings, Martin, Muhammad (PBUH), His Life Based on Earliest Sources, Second Edition, Islamic Texts Society, 1991, P- 335
[53] Abdul Hameed Siddiqui, The Life of Muhammad, 13th Edition, Islamic Publications (Pvt.) Ltd, Lahore, Pakistan, 1997, P- 110
[54] Ibid, P- 40
[55]Ibid, P- 41
[56] Ibid, P- 289
[57]Sultan Ahmed Qureshi, Letters of the Holy Prophet, Kitab Bhavan, New Delhi, India, 2000, P- 42
[58] Ibid, P-158
[59] Mujahid, Abdul Malik, Golden Rays of Prophethood, First Edition, Darussalam Publisher & Distributor, P- 353
[60] Mujahid, Golden Rays of Prophethood, P- 63
[61] Gulzar Ahmed, Brigadier (Retd), The Battles of the prophet of Allah, Vol.1, First Edition, Isamic Publications Ltd, Lahore, 1983, P-109
[62] Ibid, P-110
[63] Majid Ali Khan, Muhammad the Final Messenger, Dawah Academy, Islamabad, 1983, Freface, XV
[64] Ibid, P- 107
[65] Majid Ali Khan, Muhammad the Final Messenger, P- 111
[66] Ibid, P- 113
[67] Ibid, P- 261
[68] Muhammad Mohar Ali, Sirat Al Nabi and The Orientalists, Vol. IA, 1997, King Fahad Complex, Madina, P- 173
[69] Ibid, P- 169-170
[70] Ibid, P- 164
[71] Ziauddin Kirmani, The Last Messenger with A Lasting Message, First Edition, Hijrah Centenary Publication, 1980 P- 228
[72] Ibid, P- 56
[73] Ibid, P- 73
[74] Harald Motzki, The Biography of Muhammad, Volume 32, Brill Publisher Boston, 2000, P- 57
[75] Ibid, P- 256